دِل برد و نہاں شد از سلویٰ جبار

WWW.NOVELSCLUBB.COM

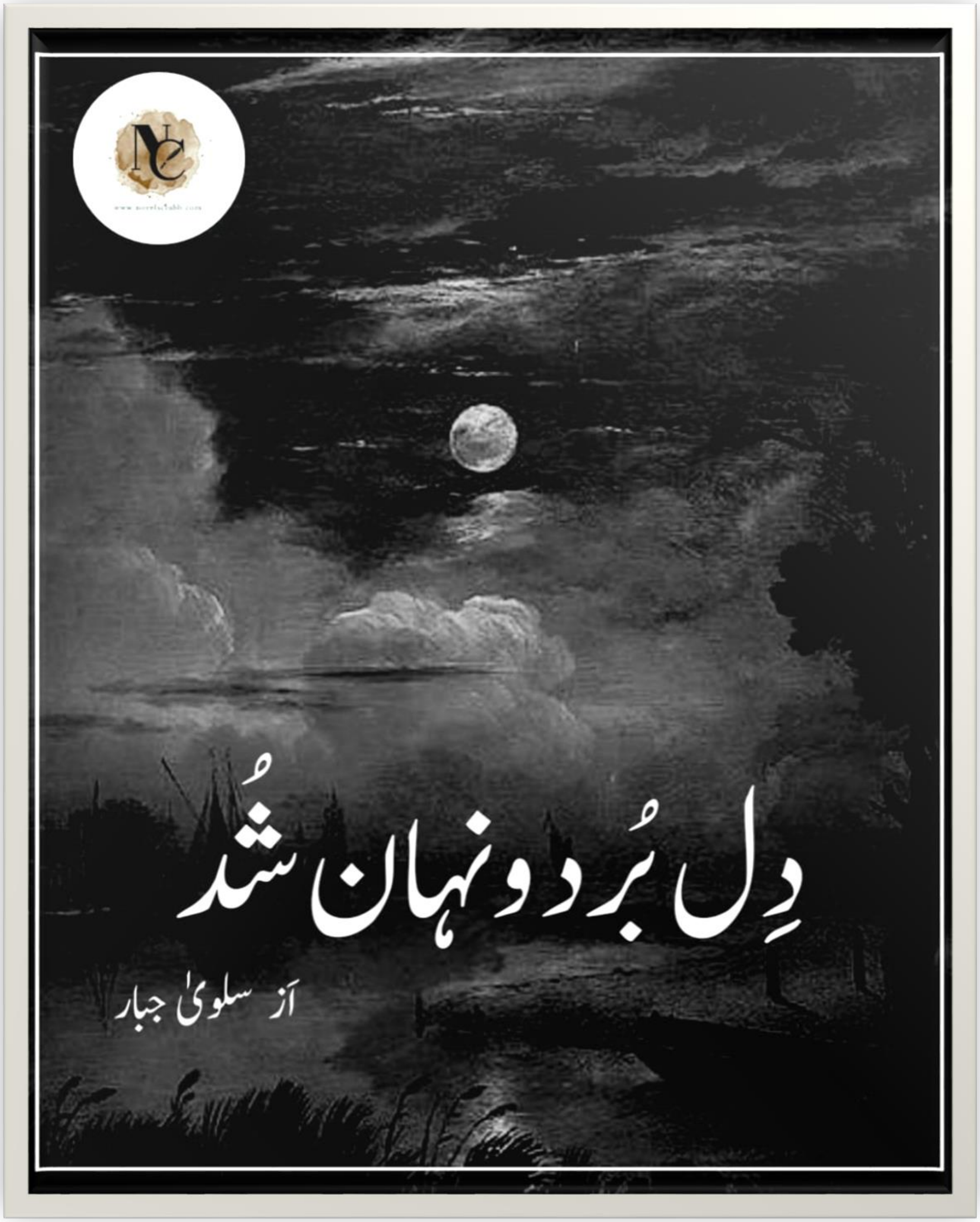

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دِل برُ دو نہاں شدُ

از سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

انتساب

"ہر اس شخص کے نام جس سے ہر کوئی اپنے حصّے کی زیادتی کر جاتا ہے۔۔!!"

www.novelsclubb.com

پیشِ لفظ

دِل بُردونہان شُد

(وہ میرا دل لے کر کھو گیا)

یہ وہ ناول ہے جس کو لکھنے کا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

ہاں لیکن کچھ ایسا لکھنے کا خیال کبھی کبھار آتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار تب آیا تھا جب دسمبر میں، رات کے ڈھائی بجے، شدید بارش میں مجھے آئس کریم کھانے کا شوق چڑھا تھا اور آئس لینڈ کے باہر میں نے ایک ویٹر کو بارش میں بھیگتے ٹھٹھرتے ہوئے آرڈر لیتے دیکھا تھا۔۔

ایک بار تب بھی خیال آیا تھا جب سڑک پہ ایک ٹریفک وارڈن کو ایک رکشے والے کا رکشہ توڑتے دیکھا تھا۔۔

پھر خیال آیا تب جب ہمارے ہمسایوں میں ایک لڑکی کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا کیونکہ اس کا بھائی جہیز نہیں بنا سکتا تھا۔۔

بس میں نے مذاق میں اس کہانی کو لکھنا شروع کیا پر کب میں اسے لے کر سیریس ہو گئی پتا ہی نہیں چلا۔۔اور اب میں چاہتی ہوں آپ سب بھی اسے پڑھیں۔۔

تو چلیں اب مزید تنگ نہیں کرتے اور کہانی شروع کرتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 2

"یہ سب کیا تھا نشی ؟ تمہیں اندازہ ہے تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا؟"

زمان صاحب کی گرجدار آواز پہ اس نے زور سے اپنی قمیض کا دامن مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔

صبح جب وہ آفس گئی تھی تو بلڈنگ کے باہر ہی ڈرائیور کو کسی کام سے بھیج کر گاڑی لے کر بغیر کسی کو بتائے نکل گئی تھی۔۔

پورا دن زمان صاحب نے اسے ڈھونڈنے اور گاڑی ٹریک کرنے کی ناکام کوششیں کرنے کے بعد پولیس سٹیشن جانے کا فیصلہ کیا ہی تھا کہ طلال کی کال آگئی۔۔

اور اب ہاسپٹل سے گھر آکر وہ انوشے کو سامنے بٹھائے تفتیش کر رہے تھے جس نے ابھی تک ایک لفظ منہ سے نہیں نکالا تھا۔۔

اب کے وہ گہرا سانس لے کر جھٹکے سے صوفے پہ بیٹھ گئے اور "بولو بھی انوشے!" اسے دیکھنے لگے جو ہونق بنی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔

وہ انگلیوں سے ماتھا مسلتے افسوس "میں نے کہا تھا نا نشی تھیرپی لینا مت چھوڑو۔۔" سے بولے

اس نے کمزور سا احتجاج کیا "میں پاگل نہیں ہوں بابا۔۔"

لہجہ ہر طرح کے جذبات سے عاری "تو پھر پاگلوں والی حرکتیں کیوں کرتی ہو؟" تھا۔۔وہ اس طرح روز روز اس کے مسئلے سلجھانے کے لیے اپنے ضروری کام نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔

بابا! میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔مجھے نہیں پتا میں نے ایسا کیوں کیا؟؟ میں تو آفس جا" وہ کہتے کہتے ایک دم رک گئی اور پھر پوری "رہی تھی۔۔پھر جب وہاں پہنچی۔۔ آنکھیں کھول کے زمان صاحب کو دیکھا

www.novelsclubb.com

وہ کھوئے کھوئے انداز میں "ہاں۔۔۔ یاد آگیا۔۔۔ مجھے۔۔ ماما نے بلایا تھا۔۔" بولی۔۔

انہوں نے الجھ کر اسے دیکھا "ماما؟؟ تمہیں ثانیہ نے بلایا تھا؟"

نہیں۔۔۔ نہیں بابا۔۔۔ ماما نے۔۔ وہ آوازیں دے رہی تھیں۔۔ ان کو کچھ ہونے والا تھا۔۔ میں انہیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔ نہیں نہیں وہ مجھے ڈھونڈ رہی تھیں۔۔"

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی خود بھی الجھن کا شکار تھی۔۔

زمان صاحب ایکدم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگے

اب وہ حقیقتاً پریشان ہو گئے تھے۔۔ "نِشی تم ٹھیک ہو؟"

بابا۔۔ آپ نے میری ماں کو کہاں چھپا رکھا ہے؟؟ وہ آج بھی مجھے آوازیں دیتی ہیں۔۔" اس کا انداز سرگوشی نما تھا۔۔ آواز میں فورً ہی نمی گھل گئی تھی۔۔

زمان صاحب اٹھ کر اس تک آئے پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا۔۔

"نِشی بیٹا۔۔ٹرینکولائزر لے کر سو جانا۔۔ تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے۔۔"

وہ اس کی باتیں سن کر ڈر گئے تھے۔۔ کہیں انوشے پھر سے تو اسی فیز میں نہیں جا رہی تھی جس میں کچھ سال پہلے تھی؟

بابا۔۔میں آفس جاؤں گی۔۔ میں جاؤں گی۔۔ مجھے آفس جانا ہے۔۔۔اپنی ماما کی" وہ اٹک اٹک کر بول "آخری۔۔آخری خواہش پوری کرنی ہے۔۔ان کا آفس۔۔ رہی تھی اور انہیں خوفزدہ ہو کر دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس کا آفس جانا بند کر دیں گے۔۔

"ہاں ہاں نِشی ! میں نہیں روک رہا۔۔ ضرور جانا پر ابھی آرام کرو۔۔"

انہوں نے اس کا سر تھپکتے ہوئے بوا کو آواز دی۔۔

www.novelsclubb.com

"بوا اسے کمرے میں لے جا کر سلا دیں۔۔"

بوا اسے کمرے میں لے گئیں تو وہ پیچھے سے سر پکڑ کر بیٹھ گئے

ناجانے یہ صدمہ ان کی بیٹی کی جان کب چھوڑنے والا تھا۔۔

"اٹھ جا طلال ! کیا نحوست ڈالی ہے۔۔ سورج سر پہ آگیا ہے۔۔ مہمان بھی آنے والے ہیں۔۔"

اماں جی کی آواز نے اسے کانوں پہ ہاتھ رکھ کے کروٹ بدلنے پہ مجبور کر دیا۔۔ وہ صحن کے بیچ و بیچ چارپائی ڈالے چہرے پہ پڑتی دھوپ کو نظرانداز کیے ڈھیٹ بنا لیٹا تھا۔۔

کراچی پر اٹھارول نے بھی اس کی عدم کارکردگی کے باعث اسے اپنانے سے صاف انکار کر دیا تھا پر ابھی یہ بم اس نے گھر والوں کے سر پہ نہیں پھوڑا تھا کیونکہ آج اس کی بہن کو دیکھنے لڑکے والے آرہے تھے۔۔

طلال بہن بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔۔ گھر والوں کی مخالفت کے باوجود اس نے ایم-اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوکری کی تلاش میں در در کی ٹھوکریں کھائی تھیں کیونکہ نوکری کے لیے تجربہ چاہئیے تھا اور تجربے کے لیے نوکری۔۔ پر اس کے پاس تو دونوں ہی نہیں تھے۔۔

ویسے تو اس نے حالات کے پیشِ نظر آٹھویں جماعت سے ہی باپ کا بوجھ بانٹنے کے لیے چھوٹی موٹی نوکریاں شروع کر دی تھیں مگر طارق صاحب کی ریلوے سے ریٹائرمنٹ کے بعد گھر کے حالات مزید بدتر ہو گئے تھے۔۔اب پینشن سے ہٹ کر انہیں ایک باقاعدہ آمدن کی ضرورت تھی جو طارق صاحب کے لیے مشکل تھا۔۔

مجبوراً پچیس سال کی عمر میں تنگ آکر اس نے ویٹر کی نوکری شروع کر دی تھی جبکہ شام کے وقت وہ کچھ بچوں کو ہوم ٹیوشن پڑھانے جاتا تھا۔۔

اس سے ایک سال چھوٹی شہناز تھی جو میٹرک کے بعد جہیز اور اچھا رشتہ نہ ہونے کے باعث گھر بیٹھی تھی۔آج اسے ہی دیکھنے لوگ آ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اس سے چھوٹی سترہ سالا جویریہ تھی جو میٹرک کے امتحانات سے حال ہی میں فارغ ہوئی تھی۔۔

پھر دس سالا حرمین اور آخر میں سات سالا حسنین آتا تھا۔۔

اماں نے دوبارہ آواز لگائی "وے اٹھ جا۔۔جا کے سودا لیادے۔۔"

وہ جھٹکے سے اپنے اوپر سے رضائی اتار کر اٹھ بیٹھا اور "ہاں ہاں اٹھ گیا ہوں۔۔" پاؤں میں چپل پہنتا کچن میں آیا۔۔

دیکھا اس نے نیم وا آنکھوں سے توے پہ پکتی روٹی کو "ناشتے میں کیا ہے؟"

"روٹی ہے۔۔"

"کس کے ساتھ؟"

اماں پہلے ہی تپی ہوئی تھیں "منہ کے ساتھ۔۔"

کچن میں داخل ہوتی شہناز کو دیکھ کر اسے "یہ کون لوگ آرہے ہیں بھلا آج؟" خیال آیا

www.novelsclubb.com

رشتے والی ہی لا رہی ہے۔۔لڑکے کی کپڑے کی دکان ہے۔۔اپنا گھر ہے۔۔اچھا "کھاتا کماتا ہے۔۔

"تصویر؟"

اس کے پوچھنے پہ تحسین بیگم نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

"تصویر کس لئے؟"

وہ سوالیہ نظروں سے "پسند کرنے کے لیے۔۔شہناز کو دکھانا چاہئیے ناپہلے۔۔" شہناز کو دیکھتے ہوئے بولا جس نے نفی میں سر ہلایا اور روٹیاں بیلنے لگی۔۔

بیٹیوں کی کوئی پسند نہیں ہوتی۔۔جو ماں باپ کہتے ہیں شریف بیٹیاں ادھر ہی" اماں جی سخت لہجے میں "ہاں کر دیتی ہیں۔۔اور بھئی لڑکا اچھا کھاتا کماتا ہے۔۔ بولیں

وہ حیرت سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا "پر اس کی ذاتی رائے بھی تو ہے کوئی کہ نہیں؟"

نہیں! بیٹیوں اور خاص کر غریب کی بیٹی کی کوئی مرضی کوئی رائے نہیں" ہوتی۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

طلال نے گہرا سانس لے کر پھر سے شہناز کو دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ روٹیاں بیل رہی تھی۔۔

وہ سر جھٹکتا گھر سے باہر نکل آیا۔۔ "سامان لے کر آرہا ہوں ناشتہ بنادیں۔۔"

ایک بات تو طے تھی۔۔وہ اپنی بہن کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔

اے طلال تجھے میں نے فروٹ کیک اور بیکری والے سینڈوچ لانے کو کہا تھا۔۔تو"
"یہ نمکو اور بسکٹ اٹھالا یا ہے ؟؟

وہ نہا دھو کر شیشے کے سامنے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا جب تحسین بیگم اس کے سر پہ آ پہنچیں

www.novelsclubb.com

ہم عام مہمانوں کے سامنے بھی تو یہی رکھتے ہیں۔۔ان میں ایسی کیا خاص بات" وہ انہیں دیکھ کر تحمل سے بولا۔۔ "ہے؟

اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ نوکری سے تو ہاتھ دھو ہی بیٹھا تھا ساتھ ہی ساتھ بچے کھچے پیسوں سے بھی اس لڑکی کی ہاسپیٹل کی فیس بھر آیا تھا۔۔

انہوں نے "پاگل ہو گیا ہے توُ؟ رشتے والے ہیں وہ۔۔ لڑکی دیکھنے آرہے ہیں۔۔" ان کی اہمیت واضح کرنا چاہی۔۔

وہ "لڑکی نہ ہو گئی بکری ہو گئی جسے دیکھنے آرہے ہیں کہ دوندی ہے یا چوندی۔۔" زیرِلب بڑبڑایا

"کیا کہہ رہا ہے توُ؟؟"

کچھ نہیں اماں! ہر انسان اپنی حیثیت کے مطابق ہی مہمان نوازی کرتا ہے۔۔ اور" اس "پھر وہ کون سا کھانے کے لیے آرہے ہیں۔۔ وہ تو لڑکی دیکھنے آرہے ہیں۔۔ نے آخری جملے پر زور دیا

www.novelsclubb.com

دیکھ طلال ! حیثیت تو دکھادی ہے اپنی۔۔اب اوقات نہ دکھائیں۔۔خبر دار جو تو" انہوں نے خبر دار "پچھلے مہمانوں کی طرح ان کے سامنے کچھ اول فول بولا۔۔ کرنے والے انداز میں کہا

"ہاں ہاں ! نہیں کرتا نوابوں کی شان میں کوئی گستاخی۔۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

جویریہ "بھائی یار جلدی چائے بنائیں نا پھر ناز آپی نے لے کر بھی جانی ہے۔۔"" اپنے دوپٹے کا پلو مروڑتی اس کے سر پہ کھڑی تھی

اس نے پکے رنگ والی کڑھی ہوئی چائے کو ڈفلے سے "ہاں ہاں بس بن گئی۔۔" کپ میں انڈیلا۔۔الائچی کی خوشبو پورے کچن میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

طلال کے ہاتھ میں قدرتی طور پہ بہت ذائقہ تھا۔۔ویسے تو اس کی بنائی ہر چیز ہی بے انتہا لذیذ ہوتی تھی لیکن چائے خاص طور پہ پورے محلے اور خاندان میں مشہور

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔۔جب بھی شہناز کے رشتے والے آتے تھے وہ ہی چائے بنایا کرتا تھا اور واہ واہ شہناز کی ہوتی تھی۔۔

اب بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔

اس نے چائے کپوں میں انڈیل کے شہناز کو اشارہ کیا تو وہ چائے کا ٹرے اٹھا کر بیٹھک میں آئی جہاں مہمان بیٹھے تھے۔۔

"السلام علیکم "

طلال بھی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا اور سب کو سلام کیا۔۔

اس کے اندر آنے پر ایک دم سب خاموش ہو گئے۔۔وہ خود پر "وعلیکم سلام" اٹھتی ستائشی نظریں محسوس کر کے طنزیہ سا مسکرا دیا

(حسن پرست لوگ!)

تحسین بیگم نے تعارف کروایا "یہ میرا بڑا بیٹا طلال ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ شہناز اور دادی کے ساتھ ہی صوفے پہ جا کر بیٹھ گیا تو "کیسے ہیں آپ لوگ؟" سب جیسے کسی ٹرانس سے باہر آئے۔۔

ماشاءاللہ! ماشاءاللہ! یہ طلال ہے؟ ہم ٹھیک ٹھاک بیٹا آپ سناؤ؟ کیا کام کرتے ہو" لڑکے کی ماں نے اس سے پوچھا "آپ؟

لیبرٹی کے ایک ہوٹل میں ویٹر کی جاب اور ویسے کچھ بچوں کو ٹیوشنز بھی پڑھاتا" وہ بے دھیان سے انداز میں اپنے کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھتے بولا "ہوں۔۔

اس نے لڑکے کی بہن کی ہلکی سی بڑبڑاہٹ سن لی تھی جس کے چہرے "ویٹر؟" کی جوت ایک دم ہی بجھ گئی تھی۔۔

اس کی حسیات بہت تیز تھیں۔۔ وہ لوگوں کے رویے اور انداز فوراً بھانپ لیتا تھا۔۔ کوئی اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے وہ فوراً جان جاتا تھا بالکل ویسے ہی جیسے ابھی وہ لڑکے کی بہن کی مایوسی بھانپ کر گہرا سانس لے کر رہ گیا تھا۔۔

"!توبیٹا ویٹر کی جاب کیوں؟ کسی آفس وغیرہ میں نوکری تلاش کرونا۔"

www.novelsclubb.com

(واہ آنٹی! کاش یہ مشورہ مجھے پہلے کوئی دے دیتا۔۔ارے بھئی یہ خیال میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا)وہ دل میں سوچ کر اوپر سے مسکرایا

"بس آنٹی بہت مشکل ہے آج کے دور میں۔۔"

اس نے سامنے تھری سیٹر صوفے پہ بیٹھے لوگوں پہ نظر دوڑائی اور لڑکے کو ڈھونڈنا چاہا پر ناکام رہا۔۔

سامنے ہی لڑکے کی ماں،اس کی بہن،اور بیچ میں غالباً لڑکے کا باپ بیٹھا تھا۔۔

اس نے تحسین بیگم کی طرف جھک کر آہستگی سے پوچھا پر اس کی "لڑکا نہیں آیا؟" آواز رشتے والی خالہ تک بھی پہنچ گئی تھی۔۔

خالہ نے جناتی قہقہہ لگایا "!ہاہاہاہا"

www.novelsclubb.com

(لڑکا تو تمہارے سامنے بیٹھا ہے) "طلال پُتر! منڈا تاں تیرے سامنے بیٹھا اے"

رشتے والی کی بات پہ اس نے جھٹکے سے ایک بار پھر سامنے دیکھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو یعنی جسے وہ لڑکے کا باپ سمجھ رہا تھا وہ لڑکا ہی تھا؟؟

لڑکے کی ماں نے تعارف کرایا۔ "یہ میرا بیٹا ہے جاوید۔۔"

اسے اتنا صدمہ تھا کہ وہ کچھ لمحے بول ہی نہیں پایا تھا۔۔اس نے آدھے صوفے پہ پھیلے تقریباً چالیس سالا آدمی کو دیکھا جس کی بڑی بڑی مونچھیں اس کے چہرے پہ خاص نمایاں تھیں۔۔

لڑکا؟؟اس ادھیڑ عمر آدمی کو لڑکا کہنا تو لڑکوں کی توہین ہے۔۔اور اماں؟ یہ کیوں (اتنے آرام سے بیٹھی ہیں؟

لڑکے کی بہن نے کہا "ارے شہناز! تم تو کچھ بولو۔۔"

وہ سر جھکائے منمنائی "جی! کیا بولوں؟"

(انہوں نے تو مجھے کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔یہ بیچاری کیا بولے گی؟)

اس نے دل میں سوچا

www.novelsclubb.com

لڑکے کی ماں نے "شہناز کچھ کھاتی پیتی نہیں ہو کیا؟ یہ تو بڑی کمزور سی ہے۔۔" تولتی ہوئی نظروں سے شہناز کا جائزہ لیا جو طلال کو ایک آنکھ نہیں بھایا

وہ خود کو کہنے سے باز "کوئی بات نہیں آپ لوگ اسے بھی اپنے جیسا بنا دینا۔۔" نہیں رکھ پایا تھا

رشتے والی خالہ نے پھر سے قہقہہ لگایا۔ وہ ایسے ہی طلال کی باتوں پہ "!ہاہاہاہا" بے وجہ ہنسا کرتی تھیں۔۔

جی ہاں ! طلال بوڑھوں کا بہت پسندیدہ تھا۔۔

پھر سوال پوچھا گیا "ویسے کھانا وغیرہ پکا لیتی ہو؟"

(کھانا پکاتی ہے پر ہانڈی میں دیگوں میں نہیں۔۔) اس نے لڑکے کو ایک بار پھر اوپر سے نیچے تک دیکھا

تحسین بیگم نے فخریہ "ہاں جی ماشاءاللہ ! پورا گھر ہی اس نے سنبھالا ہوا ہے۔۔" کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر کافی دیر ان کی اور تحسین بیگم کی باتیں ہوتی رہیں جس میں اس نے اور دادی نے بالکل حصہ نہیں لیا کیونکہ وہ پہلی ہی نظر میں لڑکا ریجکٹ کر چکے تھے۔۔

لڑکے کی ماں آخر میں بولی "بھئی ہمیں تو آپ کی شہناز بہت پسند ہے۔۔"

(میری پھول جیسی بہن پسند کرنے سے پہلے اپنا باغیچے جیسا بیٹا بھی دیکھ لیں) اس نے برا سا منہ بنایا

لیکن دیکھیں بہن۔۔ آپ تو جانتی ہی ہیں آج کل کا دور کیسا ہے۔۔ میں چاہتی "

لڑکے کی ماں اب کہ سنجیدگی سے بولی "ہوں پہلے ہی ساری باتیں طے کر لوں۔۔

تحسین بیگم نے فکرمندی سے پوچھا "جی جی آپ کہیے کیا بات ہے؟"

جہیز وغیرہ کے تو ہم سخت خلاف ہیں البتہ نکاح پہ گارنٹی کے طور پہ آپ جاوید کو "

"ایک لاکھ روپے دے دیجیے گا۔۔

لڑکے کی ماں کی بات پہ اس کا دماغ ہی گھوم گیا "کیا؟"

ہاں بھئی۔۔دیکھیں زمانہ بڑا خراب ہے۔۔ہم کوئی شک نہیں کر رہے پر ہم بھی" وہ ایسے "لڑکی کو تین تولے زیور چڑھائیں گے۔۔اور آج کل تو یہی رواج ہے۔۔ بول رہی تھیں جیسے یہ بڑی معمولی سی بات ہو

آنٹی جی! ہم نے آپ کو کب کہا اسے زیور پہنائیں۔۔اور آپ لڑکی لے کر جا" طلال تلخی "رہے ہیں کوئی فریج یا ٹی وی نہیں جس کی آپ کو گیرینٹی چاہئیے۔۔ سے بولا۔

رشتے والی خالہ بھی ان کی حمایت میں بولیں "بیٹا آج کل یہی رواج ہے۔۔"

رواج نہیں بیغیرتی ہے یہ۔۔یہ جہیز نہیں تو اور کیا ہے۔۔کس قسم کے لوگ ہیں" اس کا بس نہیں چل رہا تھا نہیں اٹھا "آپ؟ لڑکی بھی چاہیئے اور ساتھ پیسے بھی؟ کر باہر پھینک دے

www.novelsclubb.com

تحسین بیگم نے اسے چپ کروانا چاہا۔۔ "!طلال تم خاموش رہو"

ارے اب چپ کرانے کا فائدہ؟ کس قدر بد تمیز لڑکا ہے تمہارا۔۔ بات کرنے کا"
لڑکے کی ماں بھی کمر پر ہاتھ رکھ کے اپنے اصلی روپ میں "ذرا ادب نہیں ہے۔۔
آ گئی

ہاں تو آپ نے تو جیسے تمیز والے لہجے میں بڑی اچھی بات کر لی ہے۔۔ براہِ مہربانی"
وہ دروازے کی "آپ لوگ اپنے گھر جائیں۔۔ ہمیں نہیں کرنا کوئی رشتہ وشتہ۔۔
طرف اشارہ کرتا سخت لہجے میں بولا

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔ ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔ لیکن یاد رکھنا جو تم لوگوں"
کے طور طریقے ہیں یہ شریفوں کے نہیں ہوتے۔۔ اس طرح تو ہو گیا تمہاری بہن
وہ اپنے بیٹے کو لیے گھر سے باہر نکل گئیں جبکہ جاوید اور "کا رشتہ۔۔ چل جاوید۔۔
تحسین بیگم آخر تک انہیں روکنے کی کوشش کرتے رہے۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے جانے "بیڑا اتر جائے تیرا طلال ! تو بہن کا گھر بستے دیکھنا ہی نہیں چاہتا۔۔" کے بعد تحسین بیگم باہر سے ہی رونے کے ساتھ ساتھ چلائیں جبکہ وہ برتن سمیٹتی شہناز کو ایک نظر دیکھ کر بائیک کی چابی اٹھاتا گھر سے باہر نکل گیا۔۔

ڈرائیور کی آواز پہ اس نے چونک کے "میم میں آپ کو اندر چھوڑ کے آؤں ؟" اسے دیکھا۔۔

وہ اس وقت آفس بلڈنگ کی پارکنگ میں کھڑی بے تاثر چہرے سے بلڈنگ کو گھورے جا رہی تھی۔۔

زمان صاحب اسے دوبارہ آفس بھیجنے پر بالکل رضامند نہیں تھے۔۔انہوں نے تو وعدہ تک کر لیا تھا کہ یہ کمپنی نہیں بیچیں گے پر اس نے بھی ضد پکڑ لی تھی کہ اب اس بزنس کو خود ہی سنبھالے گی۔۔

وہ گہرا سانس لے کر کندھے پہ ڈالے شولڈر بیگ "نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔" کے سٹریپ کو مضبوطی سے پکڑے آگے بڑھی۔۔

آٹو میٹک گلاس ڈور سے اندر داخل ہوتے ہی اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھا۔۔

گریٹنگ ایریا میں لوگ اِدھر سے اُدھر ٹہل رہے تھے۔۔کچھ لوگ ہاتھوں میں فائلیں تھامے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔۔

اتنے سارے لوگ دیکھ کر اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔۔اس نے اپنے کوٹ کے دامن کو مضبوطی سے دبوچ لیا یہاں تک کہ اس کے ہاتھ پیلے زرد ہو گئے۔۔اس نے تو کبھی باہر کی دنیا دیکھی ہی نہیں تھی۔۔وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر آج اسے اتنے سارے لوگوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔

اس نے دائیں جانب دیکھا تو ریسیپشن پہ ایک لڑکی نظر آئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ گہرا سانس لیتی لڑکھڑاتے قدموں سے اس تک پہنچی

اس نے تیز ہوتے تنفس کے درمیان بمشکل کہا "ایکس۔۔ایکسکیوزمی۔۔"

لڑکی اس کی طرف دیکھ کے پروفیشنل "گُڈ ایوننگ میم ! ہاؤ کین آئی ہیلپ یُو؟" انداز میں بولی

اسے سمجھ نہیں آیا اور کیا "میں۔۔۔میں۔۔میں۔۔انوشے۔۔انوشے گردیزی۔۔" کہے۔۔

مجیب صاحب جو کمپنی کے مینیجنگ "انوشے ! آپ گردیزی صاحب کی بیٹی ہیں؟" ڈائریکٹر تھے ریسیپشن پر آئے ہی تھے کہ انہیں وہ نظر آئی

وہ ماتھے پہ آئی پسینے کی بوندیں صاف کرتی بولی "جج۔۔جی۔۔"

میں مجیب الرحمان۔۔یہاں کا مینیجنگ ڈائریکٹر۔۔گردیزی صاحب نے کال کر" وہ اسے لے کر لفٹ کے بجائے "کے آپ کی آمد کا بتادیا تھا۔۔آپ آیئے پلیز۔۔ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔۔شاید زمان صاحب پہلے ہی انہیں ساری ہدایات کر چکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چال کی لڑکھڑاہٹ پہ بمشکل قابو پاتے ان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔ پہلی منزل کے بعد دوسری منزل کی سیڑھیاں چڑھتے مجیب صاحب نے پلٹ کر اسے دیکھا جو بہت آہستہ روی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔

مجیب صاحب نے چلتے چلتے پوچھا "آپ کو پہلے اس کام کا کوئی تجربہ ہے؟"

وہ جو اپنے ہی دھیان میں آرہی تھی ان "جج۔۔جی؟ نن۔۔ نہیں۔۔پتا نہیں۔۔" کے سوال پہ گڑبڑا گئی۔۔

وہ ایک نظر اسے دیکھ کے سر ہلا گئے

پانچویں منزل تک پہنچتے پہنچتے انہیں اچھا خاصہ سانس چڑھ چکا تھا۔۔

وہ اسے لے کر ایک کشادہ راہداری کی طرف بڑھ گئے "آیئے اس طرف۔۔" جس کے دائیں طرف مختلف ورکرز کے کیبن تھے۔۔

اس راہداری کے اختتام پر ایک ہال کمرہ تھا۔۔

کمرے کے بائیں جانب ایک اور راہداری تھی جس کی طرف مجیب صاحب بڑھ گئے۔۔

یہ بہت تنگ سی راہداری تھی جس کے دونوں طرف دیواروں پہ مختلف چھوٹی بڑی پینٹنگز لگی تھیں۔۔ ہر پینٹنگ کے اوپر دو تین پیلے رنگ کی تیز روشنی والی لائٹیں لگی تھیں جو پینٹنگز کو مزید واضح اور روشن کر رہی تھیں۔۔

مجیب صاحب راہداری عبور کر کے آگے نکل گئے تھے۔۔ شاید انہوں نے اس کا ٹھہرنا محسوس نہیں کیا تھا پر وہ ویسے ہی راہداری کے دہانے پہ کھڑی خالی خالی نظروں سے ان پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی۔۔

اچانک کھڑکیوں سے چھن کر آتی دھوپ غائب ہو گئی تھی۔۔ باہر سورج ڈھل گیا تھا اور اب دن سے رات ہو گئی تھی۔۔ پورا آفس اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔۔ پیچھے سے آتی ورکرز کی آوازیں پہلے مدھم اور پھر گم ہو گئی تھیں۔۔ اب صرف

www.novelsclubb.com

اندھیرے میں ڈوبی خاموش راہداری تھی اور پیلی لائٹس کے نیچے جگمگاتی پینٹنگز۔۔

بیگ اس کے کندھے سے لٹکتا نیچے جا گرا۔۔

اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان پینٹنگز کو دیکھا۔۔

دِل اچانک ہی بہت تیز دھڑکنے لگا تھا اتنا کہ دور تک پھیلے سکوت میں اسے اپنی دھڑکن کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی۔۔

اس نے پوری ہمت جمع کر کے قدم اٹھایا۔۔ گہری خاموشی میں اس کی ہیل کی آواز گونجی تھی۔۔اس نے آہستگی سے دائیں طرف لگی پہلی پینٹنگ کی طرف قدم بڑھائے جس میں ایک ہاتھ پینٹ کیا گیا تھا۔۔اس ہاتھ کے گرد بہت سی مردہ شاخیں اور کچھ ہرے بھرے پتے لپٹے تھے اور یہ ایک پودے کی مانند زمین سے پھوٹ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ عین پینٹنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھنے لگی۔۔

اس پل اسے یہ دنیا کی خوبصورت ترین شے محسوس ہو رہی تھی۔۔

اس نے خواب کی سی کیفیت میں پہلو میں گرا ہاتھ اٹھایا اور آہستہ آہستہ اسے پینٹنگ کی طرف بڑھایا۔۔

ابھی اس کا ہاتھ کچھ انچ دور ہی تھا جب سامنے پینٹ کیے ہاتھ میں حرکت سی ہوئی۔۔

اس نے ہاتھ وہیں روک لیا پر پینٹنگ والا ہاتھ نہیں رکا۔۔ وہ ہاتھ حرکت کر رہا تھا۔۔ اس کے حرکت کرنے کے ساتھ ہی اس کے گرد لپٹی شاخوں اور پتوں کی آواز واضح ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس ہاتھ کا رخ انوشے کی طرف ہوا اور وہ آہستہ آہستہ پینٹنگ سے باہر آنے لگا۔۔ انوشے کا ہاتھ بالکل پینٹنگ والے ہاتھ کے قریب تھا جو آدھا باہر آ چکا تھا۔۔

وہ اسے چھونے ہی والی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ تصویر حقیقت کا روپ دھار رہی ہے یا وہ خود ہی اس تصویر کا حصہ بن رہی ہے پر جو بھی تھا اس ہاتھ کو چھُو لینے ک احساس بہت دلکش تھا۔۔وہ ہاتھ انوشے کے ہاتھ تک پہنچنے ہی والا تھا جب اسے دور سے آواز آئی۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس سمت دیکھا جہاں "انوشے۔۔یہاں کیا کر رہی ہیں؟" سے آواز آرہی تھی۔۔

رات پھر سے دِن میں بدل گئی تھی۔۔راہداری پھر سے روشن ہو گئی تھی اور لوگوں کا شور پھر سے سنائی دینے لگا تھا۔۔اس نے بائیں طرف دیکھا جہاں سے مجیب صاحب اسے بلاتے ہوئے آرہے تھے۔۔

پھر اس نے چہرہ سیدھا کر کے سامنے دیکھا جہاں پینٹنگ پھر سے ساکت ہو گئی تھی۔۔شاخیں اور پتے اسی طرح ہاتھ کے گرد لپٹے تھے جیسے بے جان ہوں۔۔

مجیب صاحب نے اس کے پاس آکر پوچھا لیکن اگلے "آپ رُک کیوں گئیں؟؟" ہی پل انہیں شدید جھٹکا لگا جب انوشے ان کے سامنے زمین پہ گر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بیہوش ہو گئی تھی۔۔

"ان سے نظریں کیا ملیں

روشن فضائیں ہو گئیں۔۔

ان سے نظریں کیا ملیں

روشن فضائیں ہو گئیں

آج جانا پیار کی

جادو گری کیا چیز ہے۔۔"

یہ دسمبر کی سرد رات کا منظر تھا۔۔دُھند نے ہر شئے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا یہاں تک کہ کمرے کے اندر تک دُھند ہیولوں کی صورت پھیلی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں وہ اپنے کمرے میں چارپائی پہ چِت لیٹا فون پہ گانا لگائے ایک بازو سر کے نیچے رکھے آنکھیں بند کر کے گانے کے ساتھ ساتھ ہلکی آواز میں گنگنا رہا تھا۔۔

عشق کیجے پھر سمجھئے"

"زندگی کیا چیز ہے۔۔

وہ اپنی ہی آواز کے سرور میں پڑا مسکرا رہا تھا۔۔اس کی ہلکی سی گنگناہٹ ہی ماحول کو سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔

بھائی! طلال بھائی!!'جویریہ اسے پکارتی کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے ایک" آنکھ کھول کے اسے دیکھا

توبہ ہے۔۔ایک تو یہ رات کے وقت آپ میں کون سی بڈھی چڑیلیں گھُس جاتی" وہ اس کے پرانے گانوں کے شوق سے ہر وقت خائف رہتی تھی۔۔اسے "ہیں؟ وحشت ہوتی تھی ان پرانے گانوں سے۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں کیا پتا جویریہ۔۔پرانے گانوں میں ایک عجب ہی سرور ہوتا ہے۔۔ایک" وہ گہرا سانس لے کر گانا بند کرتے "کشش ہوتی ہے۔۔ایک کیف ایک دلکشی۔۔ ہوئے بولا

آپ ایک بار میرے کورین گانے سن کے دیکھیں۔۔ان میں بھی یہ کیف و سرور"

"ہوتا ہے۔۔

نہیں بھئی۔۔آج کل کے گانے بھی کوئی گانے ہیں۔۔ایک بے ہنگم سا شور لگتا"

وہ بدمزہ ہو کے بولا۔۔ "ہے جو آپ کے کانوں سے ٹکراتا ہے۔۔

گانے تو سارے ہی ایسے ہوتے ہیں۔۔آپ تلاوت کیوں نہیں کرتے طلال"

بھائی؟ کتنی پیاری آواز ہے آپ کی۔۔یاد ہے آپ اور ابّا پہلے ہر روز فجر تک بیٹھ کر

جویریہ تو ویسے ہی اپنے بھائی کی آواز کی دیوانی تھی مگر "منزل پڑھتے تھے۔۔

گانوں میں نہیں صرف تلاوت میں۔۔

اس نے فوراً بات بدل دی "کوئی کام تھا؟"

www.novelsclubb.com

ہاں بھئی۔۔ان گانوں کو بند کریں اور باہر جائیں جدھر ابّا آپ کے کانوں میں صوُر"

وہ بتیسی کی نمائش کرتی بولی۔ "پھونکنے کو تیار بیٹھے ہیں۔۔

طلال نے فوراً ہی آنکھیں دکھائیں اور ساتھ ہی اٹھ بیٹھا۔۔ "اوہو! بُری بات۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ برا سا منہ بناتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔وہ بھی "اچھاناب جلدی جائیں۔۔" اس کے پیچھے ہی صحن عبور کر کے بیٹھک میں داخل ہوا جہاں سامنے کا منظر اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔۔

ابّاجی اپنی لاٹھی پہ دونوں ہاتھ رکھے سر جھکائے بیٹھے تھے جبکہ اماں جی سر پکڑے ان کے ساتھ ہی بیٹھی تھیں۔۔

اس نے باآواز بلند سلام کیا "اسلام علیکم"

انہوں نے اپنے سامنے "وعلیکم السلام! ادھر میرے سامنے آ کے بیٹھو طلال۔۔" پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔

کیا مسئلہ ہے طلال بیٹا؟؟ تمہاری ماں بتا رہی ہے تم نے پھر رشتے والوں کو بھگا" طارق صاحب کا لہجہ کافی حد تک نرم تھا۔۔ "دیا؟

وہ آہستگی سے بولا "ابّا لوگ ٹھیک نہیں تھے۔۔"

اماں فوراً چیخ کے بولیں "ارے کیا ماتھے پہ لکھا تھا ان کے کہ ہم ٹھیک نہیں ہیں؟"

اماں آپ نے نہیں دیکھا کہ کیسے لالچی لوگ تھے۔۔ ہم بیٹی دے رہے ہیں کوئی"
ڈیل نہیں کر رہے۔۔اور اگر وہ لالچی نہ بھی ہوتے تب بھی دیکھا نہیں آپ نے
اس نام نہاد لڑکے کو جو ناز کے باپ کی عمر کا تھا۔۔اسے شادی نہیں عمرہ کرنے کی
طلال بیزاری سے بولا۔۔اسے ایک ہی موضوع پہ بار بار بات "ضرورت تھی۔۔
کرنا بالکل پسند نہیں تھا۔۔

اماں "دیکھ رہے ہیں اس کی زبان؟ ایسے ہی یہ سب کے سامنے بھی بولتا ہے۔۔"
نے فوراً شکایت لگائی

طلال بیٹا کیا مسئلہ ہے؟ کہیں تو بیٹی کی شادی کرنی ہے نا۔۔ آج کے دور میں کون"
طارق صاحب نے "لالچی نہیں ہے۔۔ کیا ساری عمر اسے گھر بٹھا کے رکھو گے؟
www.novelsclubb.com
ازلی تحمل کا مظارہ کیا

اس نے حیرت سے انہیں دیکھا "ابا آپ مولوی ہو کے یہ بات کر رہے ہیں؟"
جنہوں نے ساری زندگی مسجد کی امامت کرائی تھی

"بیٹا مولوی ہونے سے کام نہیں چلتا حقیقت پسند بھی بننا پڑتا ہے۔۔"

یہ کہاں کی حقیقت پسندی ہے۔۔اور پھر آپ لوگوں کو جلدی ہی کیا ہے؟ شہناز" وہ جھنجھلا کر بولا "کی کون سا عمر نکلی جا رہی ہے۔۔

ابھی نہیں نکلی۔۔آنے والے کچھ سالوں میں تو نکل جائے گی۔۔لڑکیوں کی عمر" گزرتے کون سا پتا چلتا ہے۔۔اپنے باپ کے سفید بال دیکھ طلال۔۔تو نہیں چاہتا اماں جی آبدیدہ ہو گئیں "ہم اپنی ذمے داری سے فارغ ہو جائیں؟

آپ فارغ ہونے والا نہیں جان چھڑانے والا کام کر رہی ہیں۔۔ایسے ہی کہیں" وہ تلخی سے گویا ہوا "بھی پھینک دیں گی اسے؟

تو اس کا باپ لگا ہے؟ اتنی ہی فکر ہے تجھے اپنے بہن بھائیوں کی تو بتا کیا کیا ہے آج" تک تو نے ان کے لیے؟؟ مجھے تیرا سارا مسلہ پتا ہے طلال۔۔تو خود پر وزن نہیں لینا چاہتا۔۔تجھ سے بہنوں کی شادیوں کا خرچہ نہیں ہو گا نا جہیز نہیں بنایا جائے گا اسی "لیے یہ سب کرتا ہے۔۔

وہ ان کی بات پہ ایک دم ٹھہر گیا اور صدمے کی کیفیت میں انہیں دیکھنے لگا۔۔یعنی ان کا خیال تھا کہ طلال جان بوجھ کے اپنی بہنوں کی شادی نہیں ہونے دے رہا۔۔

اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔۔

وہ صدمے سے چور بے یقینی سے انہیں دیکھتے ہوئے "یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" بولا

طارق صاحب نے انہیں روکنا چاہا "طلال کی ماں۔۔میری بات۔۔"

آپ رہنے دیں امام صاحب۔۔سب سمجھتی ہوں میں۔۔تیری ماں ہوں بیٹا تیری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔غیرت کے نام پہ اصل میں تو اپنی گردن چھڑا رہا ہے۔۔اتنا ہی غیرت مند ہے تو لا۔۔دے اپنی بہن کے جہیز کے پیسے۔۔دے تاکہ مجھے یقین آئے کہ تو بڑا غیرت مند ہے۔۔تاکہ میں ان کی شادی کرا کے سکون سے مر سکوں۔۔"

وہ آنسو صاف کرتیں تقریباً چلا اٹھیں۔۔

طلال ایک شکوہ کناں نظر طارق صاحب پہ ڈال کر نظریں جھکا گیا

تحسین بیگم خاموشی سے آنسو بہانے لگیں جبکہ وہ اسی طرح سر جھکائے خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔

آخر کافی دیر بعد کمرے میں اس کی آواز گونجی۔۔

اگر میں آپ کو ایک لاکھ لا دوں تو کیا آپ یہ اوٹ پٹانگ رشتے دیکھنا بند کر دیں گی؟؟ پھر آپ کرنے دیں گی مجھے اپنی مرضی کی جگہ اس کی شادی؟" وہ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دھیمے لہجے میں بولا۔۔اس کی بات پہ اماں جی ایک دم چپ ہو گئیں وہ آنسو صاف کرتی بولیں "ہاں کر دوں گی جدھر تو کہے گا۔۔"

ٹھیک ہے۔۔لا دوں گا آپ کو ایک لاکھ لیکن اس کے بعد جہاں میں کہوں گا وہیں شادی کرائیں گی آپ اس کی۔۔ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔" وہ جھٹکے سے کھڑا ہو کر ایک فیصلے پہ پہنچتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا

"ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔اتنا تو اس کا خیر خواہ۔۔دیکھ لوں گی جب لے آئے گا۔۔"

میں مکرنے والوں میں سے نہیں ہوں اماں۔۔میں ان بھائیوں میں سے نہیں" ہوں جو بہنوں کو بوجھ سمجھ کے سر سے اتارنا چاہتے ہیں۔۔میں اپنی بہنوں کی شادی کرواؤں گا اور پوری دنیا دیکھے گی کہ طلال بِن طارق اپنے دعووں پر پورا اترا "ہے۔۔

اس نے ایک نظر طارق صاحب کو دیکھا جو سر پکڑے بیٹھے تھے اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کالی سیاہ رات تھی۔۔دُھند کا عالم یہ تھا کہ چار قدم کے فاصلے پر پڑی چیز نظر آنا بھی مشکل تھا۔۔لوگ گھروں میں بند رضائیوں میں دبکے سو رہے تھے یہاں تک کہ کسی پرندے کا بھی نام و نشان نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اس دو رویہ ویران سڑک پہ وہ سست روی سے فُٹ پاتھ پہ سر جھکائے چلتا جا رہا تھا۔۔

سڑک کے ایک طرف گھنے سر سبز درخت تھے جو سٹریٹ لائٹس کی کمی کی بدولت کافی حد تک سیاہ لگ رہے تھے جبکہ دوسری طرف مختلف دکانیں تھیں جن کے شٹر گرے ہوئے تھے۔۔

کافی دیر بعد ایک آدھ گاڑی گزرتی تو ماحول میں ارتعاش پیدا ہوتا ورنہ ہر شئے پر گہرا سکوت طاری تھا۔۔

سرد ہوا کا جھونکا جسم سے ٹکراتا تو ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھتی مگر وہ اس سخت جاڑے کے موسم میں رات کے دو بجے ٹراؤزر شرٹ پہنے کاندھوں پہ ہلکی سی شال ڈالے جانے کس سوچ میں گم چلتا جا رہا تھا۔۔

اسے آج تحسین بیگم کی کہی باتوں کا بہت دکھ ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے پوچھ رہی تھیں کہ اس نے اپنے بہن بھائیوں کے لیے کیا کیا ہے؟

وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اپنے خواب قربان کیے تھے صرف اس لیے کہ اپنے بہن بھائیوں کو خوابوں جیسی زندگی دے سکے۔۔

اس نے اپنے شوق چھوڑے تھے تاکہ اپنے گھر والوں کے شوق پورے کر سکے۔۔

اس نے اپنے بچپنے کو اپنے لڑکپن اور شوخپن کو الوداع کہہ دیا تھا کیونکہ وہ چار بہن بھائیوں کا بڑا بھائی تھا جس کے کندھوں پہ بھاری ذمے داری تھی۔۔

آج وہ اسے کہہ رہی تھیں کہ وہ اپنی بہن کی شادی نہیں ہونے دینا چاہتا۔۔

کیا وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ طلال بِن طارق کی جان اپنے بہن بھائیوں میں بستی تھی۔۔

وہ جو مسکراتا تھا تو ان کی ہنسی کے سہارے۔۔

وہ جیتا تھا تو ان کی خوشیوں کے صدقے۔۔

ورنہ اس کے لیے اس بے رنگ اور مصائب سے بھری زندگی میں رکھا ہی کیا تھا؟؟

یہ کیسا امتحان تھا؟؟ وہ اپنی صفائی دینا چاہتا تھا پر اس کا دل اچاٹ سا ہو گیا تھا۔۔

کیا پیسہ واقعی اتنا اہم ہوتا ہے؟

اگر ہاں تو پھر ٹھیک ہے۔۔

وہ قابل تھا۔۔اس نے اپنے بہن بھائیوں کو پالا تھا تو ان کی شادی بھی کروا سکتا تھا۔۔

وہ پُرعزم تھا۔۔وہ اپنی بہن کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کرنے والا تھا۔۔

وہ غیرت مند تھا۔۔وہ اپنی بہن کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔

وہ ان ہی سوچوں میں گُم کچھ دیر کے لیے فُٹ پاتھ پر بیٹھ گیا۔۔

مجھے کچھ کرنا ہوگا۔۔سوال میری بہن کی زندگی کا ہے۔۔اس کی خوشیوں کا"

وہ سر جھکائے انہی مسئلوں کا حل سوچ رہا تھا جب اسے عین اپنے پیچھے "ہے۔۔

پتوں کی چرچراہٹ سنائی دی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چونک کے پیچھے مڑا۔۔

اس کے عین پیچھے ڈھیلی ڈھالی سی سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس ایک باباجی لاٹھی پکڑے کھڑے تھے۔۔انہوں نے سر پہ سبز نگا پٹکا باندھ رکھا تھا اور گلے میں بڑے بڑے منکوں والا ہار تھا۔۔

ان کی صدا پہ اس نے "بیٹا اللہ کے نام پہ کچھ دے دو۔۔غریب کی دعا لگے گی۔۔" گہرا سانس لیا تو سرد بھاپ منہ سے نکلی۔۔

وہ سر جھٹک کر "میں بھی غریب ہوں۔۔مجھے کچھ دے دو اور دعا لے لو۔۔" آہستگی سے بولا۔۔

باباجی کچھ دیر اس کے پیچھے کھڑے رہے پھر اس کے ساتھ ہی فُٹ پاتھ پہ بیٹھ گئے

"غریب سے ایسا مذاق نہیں کرتے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ تلخی سے ہنس دیا "غریب سے تو پوری دنیا ہی مذاق کرتی ہے۔۔"

"دنیا کا ستایا ہوا ہے؟"

"نہیں حالات کا۔۔"

انہوں نے سرد آہ بھری "حالات تو بدل بھی جاتے ہیں۔۔"

"اگر قسمت اچھی ہو تب۔۔"

دو بدو جواب آیا "اپنی قسمت انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔۔"

وہ مایوسی سے بولا "میرے ہاتھوں میں تو بس خواری ہے۔۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے "مایوس نہ ہو۔۔اللہ خیر کرے گا۔۔"

تھکاوٹ اس "مایوس نہیں ہوں۔۔پریشان ہوں۔۔کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟" کے لہجے سے عیاں تھی

کیا گیا بڑا آسان سا حل پیش "جدھر راستے لے جائیں وہیں چلا جا۔۔"

وہ انہوں دیکھ کر ہلکا "یہ راستہ تو سیدھا راوی جاتا ہے۔۔وہیں چھلانگ لگا دوں؟" سا مسکرایا

www.novelsclubb.com

"الٹا کیوں سوچتا ہے؟"

"سیدھا کچھ ہے نہیں زندگی میں۔۔"

وہ "تیرا مسئلہ یہ ہے کہ تُو دور کی سوچتا ہے۔۔ تُو قریب نظر کیوں نہیں دوڑاتا؟" اسے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

"قریب کدھر دوڑاؤں؟ میرے کون سا گھر کے صحن میں خزانہ دفن ہو گا۔۔"

ان کی آواز بہت "تُو ڈھونڈ تو صحیح کیا پتا خزانے کی چابی تیرے پاس ہی ہو۔۔" گہری اور گمبھیر تھی جیسے ہزاروں راز اپنے اندر دفن کیے ہو۔۔ وہ ایک دم چونک پڑا

"آپ کو مل گئی کیا؟ خزانے کی چابی؟"

www.novelsclubb.com

میرے خزانے کی چابی تو تیرے پاس ہے۔۔ تیری جیب میں جو آخری نوٹ ہے" وہ محظوظ ہوتے ہوئے اس کی "نا اس کا نام میرے چائے کے کپ پہ لکھا ہے۔۔ شرٹ کی جیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے

ہہہہ۔۔۔لیں بھئی آپ چائے ہی پی لیں۔۔اتنے پیسوں کا ذہر تو ویسے بھی نہیں"

اس نے جیب سے والٹ نکالا جس میں سو روپے کا آخری نوٹ تھا۔۔ "آئے گا۔۔

وہ حیران بھی ہوا تھا کہ انہیں کیسے پتا چلا پھر سوچا کہ شاید اتفاق ہو۔۔

اللہ خوش رکھے۔۔اللہ راستے آسان کرے۔۔ تیری ہر مراد پوری کرے۔۔"

بابا جی اسے دعائیں دیتے اٹھ کے سڑک کی مخالف سمت چل "رب رکھا۔۔

دیے۔۔

وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا دور تک انہیں جاتا دیکھتا رہا۔۔

کچھ دیر بعد اس نے گہرا سانس لے کر والٹ واپس رکھنا چاہا تو اس کی نظر اندرونی

جیب سے جھانکتے کارڈ پر پڑی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے کارڈ نکال کر آنکھیں چھوٹی کر کے اس کے "یہ کس چیز کا کارڈ ہے؟؟"

اوپر لکھے الفاظ پڑھے۔۔

وہ زیرِ لب بڑبڑایا "گردیزی اسٹیٹ اینڈ بلڈرز"

(تو ڈھونڈ تو صحیح کیا پتا خزانے کی چابی تیرے پاس ہی ہو۔۔)

اچانک ہی بابا جی کا کہا جملہ اس کے آس پاس گونجا تھا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔۔اس کے دماغ میں اچانک کچھ کلِک ہوا تھا۔۔

جاری ہے۔۔

تیسری قسط بارہ اگست کو حاضر ہو گی۔۔

انشاءاللہ

www.novelsclubb.com